بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

تصریحات

پاکستان میں شائع ہونے والے مذہبی ہفت روزے، پندرہ روزے اور ماہنامے جن مشکلات سے دوچار ہیں وہ کسی بھی صاحب نظر سے مخفی نہیں کہ لوگ اس دور میں مذہب سے دور اور روحانیت سے نفور ہیں اعلیٰ طبقہ سے تعلق رکھنے والے کسی قسم کے جرائد و مجلات کو خریدنے اور پڑھنے کی ضرورت بھی محسوس نہیں کرتے اور نہ ہی انہیں اپنے معمولات و مشغولیات سے اس قدر فرصت ملتی ہے کہ وہ ان پر اپنے وقت کو ضائع کرسکیں، نچلا طبقہ معاشرہ میں روز افزوں فحاشی و عریانی کے سبب مکمل طور پر جنسیت زدہ ہوچکا ہے اور اس کے نزدیک محبوب ترین جرائد و مجلات وہ ہیں جو اس حیوانی جذبے کی تسکین کے لئے زیادہ سے زیادہ مواد فراہم کرسکیں یہی وجہ ہے کہ پاکستان میں اشاعت کے لحاظ سے سرفہرست فحش لٹریچر اور گھٹیا رسائل ہیں، اور وہ رسالہ اتنا ہی زیادہ محبوب، اور وہ کتاب اتنی ہی زیادہ پسندیدہ ہے جو زیادہ سے زیادہ عریاں اور ہیجان خیز تصویریں چھاپتا ہو اور جس میں زیادہ سے زیادہ سفلی جذبات کو انگیخت دی گئی ہو،

رہا درمیانہ طبقہ تو اس کی اکثریت کو ڈائجسٹ چاٹ گئے ہیں

اِن حالات میں کسی ایسے پرچے کا چلانا جو اخلاق باختگی اور ذہنی آوارگی کی بجائے روحانی قدروں اور آسمانی تعلیمات کو اپنانے کی تلقین کرتا ہو اور اباحیت و الحاد کی بجائے حدود و قیود کی پابندی اور خدا پرستی کی طرف بلاتا ہو جوئے شیر

ملنے سے کم نہیں کہ نہ تو اس کا حلقہ اشاعت اس قدر وسیع ہو سکتا ہے کہ وہ اس سے اپنے اخراجات پورے کرنے اور نہ ہی اسے حکومتی سرپرستی اور سرمایہ داروں کی اعانت خاص ہوتی ہے کہ وہ ان کے ذریعہ اپنی روشنی کے لئے تیل فراہم کر سکے کہ حکومت صرف حکام کی منشاء و مرضی کی مطابقت کا نام ہے اور سرمایہ دار منفعت کے سوا کسی چیز کو سوچنے کے بھی روادار نہیں۔

اب ظاہر ہے کہ مذہبی اور دینی جرائد ان دونوں گرانقدر اشیاء سے تہی دست ہوتے ہیں کہ ان کے نزدیک حکمرانوں کی منشاء و مرضی کی مطابقت کا نام دین نہیں بلکہ اللہ و رسول کی اطاعت کا نام دین ہوتا ہے اور رہی منفعت تو یہ متاع کبھی انہیں حاصل ہی نہیں رہی۔

یہیں وجوہ انہیں ان دونوں زر و سیم کے سرچشموں سے محروم رکھتے ہیں۔ ہم نے بڑے بڑے جغادری اسلام پسند سرمایہ داروں کو دیکھا ہے کہ اٹھتے بیٹھتے اسلام کا اسلام جپتے ان کی زبان سوکھی جاتی ہے، لیکن جب اشتہار دیتے ہیں تو ملک کے سب سے بڑے کمیونسٹ، سوشلسٹ یا اپرچونسٹ اخبارات کو۔

سوال کیجئے کہ یہ کیا؟ تو فوراً جواب ملتا ہے یہ کاروباری معاملہ ہے اور کاروبار میں صرف کاروباری مفاد سامنے رکھا جاتا ہے اسی بنا پر میں یہ کہا کرتا ہوں کہ سرمایہ دار کا کوئی مذہب اور کوئی عقیدہ نہیں ہوتا، اس کا مطمع نظر صرف اور صرف حصول دنیا ہے اور کچھ نہیں۔

وہ نہ تو مسلمان ہے نہ کمیونسٹ نہ امپریلیسٹ نہ سوشلسٹ وہ اگر کچھ ہے تو صرف مفاد پرست اور ابن الوقت،

ان ہی امور کی وجہ سے آج پاکستان کے تقریباً تمام مذہبی رسائل اور دینی جرائد چاہے وہ کسی بھی مکتب فکر سے تعلق رکھتے ہوں جان کنی کا شکار ہیں۔ لیکن افسوس کی بات ہے کہ عین ان ہی حالات میں پیپلز پارٹی کی عوامی حکومت جس کا نعرہ "اسلام ہمارا مذہب" تھا ان جرائد کا خاتمہ کرنے پر تل گئی ہے چنانچہ کبھی تو انہیں ہراساں کرنے کے لئے

معمولی معمولی باتوں پر نوٹس بھجواتے جاتے ہیں اور اب نیوز پرنٹ پر کنٹرول ہونے کے بعد انہیں بے بس بنانے کے لئے نیوز پرنٹ کو ایک مؤثر حربے کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے دوسروں کا تو ہمیں علم نہیں لیکن "ترجمان الحدیث" کو پچھلے تین ماہ سے نیوز پرنٹ کا کوٹہ نہیں دیا گیا اب چوتھا مہینہ ہے کہ ہم بغیر نیوز پرنٹ کے کوٹے کے پرچہ شائع کر رہے ہیں، جب بھی متعلقہ لوگوں سے پوچھتے ہیں یہی جواب ملتا ہے کہ آپ کے کیس کا فیصلہ براہ راست اسلام آباد سے ہوگا۔ اور ظاہر ہے کہ نیوز پرنٹ نہ ملنے کی صورت میں بازار چار یا پانچ گنا زائد قیمت پر کاغذ خرید خرید کر اب ہماری قوت خرید بھی جواب دے گئی ہے۔

اگر حکمران طبقے میں سے کسی کو: ترجمان الحدیث: گوارا نہیں اور ربوہ کا: "الفرقان" اسے پسند ہے تو وہ سیدھی طرح کہدے کہ ہم اسے برداشت نہیں کرتے معاملہ کو اس طرح الجھانا کسی طرح بھی درست نہیں ہے۔

کیا ہم توقع رکھیں کہ اسلام آباد کے افسرانِ مجاز اس بارہ میں ہمیں کسی دو ٹوک فیصلہ سے مطلع کریں گے یا "ترجمان الحدیث" کے نیوز پرنٹ کا کوٹہ اسے بحال کر دیا جائے گا۔؟

○